تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم ۲۹ جون تا ۵ جولائی ۲۰۰۰ء مدیر : حافظ عاکف سعید

فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ادائیگی کیلئے التزامِ جماعت

دعوت الی الخیر' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک ایسی ذمہ داری ہے جو ہرگز کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ اپنی فطرت کے لحاظ سے بھی دشوار ہے اور اس پہلو سے بھی دشوار ہے کہ لوگوں کی خواہشات و جذبات' ان کے مصالح و مفادات اور ان میں سے کچھ لوگوں کے غرور و تکبر سے اس کا تصادم ہوتا ہے۔ پھر انسانوں میں ظالم و جابر افراد بھی ہوتے ہیں' حاکم باقتدار بھی' ایسے پست لوگ بھی جنہیں اوپر اٹھنا ناپسند ہے۔ ایسے ڈھیلے ڈھالے لوگ بھی جو چستی کو پسند نہیں کرتے۔ ایسے ست اور کاہل لوگ بھی' جنہیں محنت گوارا نہیں۔ ایسے ظالم بھی' جو عدل و انصاف کے خوگر نہیں۔ ایسے کج رو بھی جو صحیح روش کو ناپسند کرتے ہیں' ایسے لوگ بھی جو معروف کو منکر خیال کرتے ہیں اور منکر کو معروف۔ لیکن امت اور نوع انسانی اُسی وقت فلاح سے ہم کنار ہو سکتی ہے جبکہ خیر غالب ہو' معروف' معروف ہو اور منکر منکر۔ اور یہ بات اُسی وقت پایہ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے جبکہ خیر اور معروف کے ہاتھ میں اقتدار ہو' جو حکم دے اور منع کرے اور لوگ اُس کے احکام کی اطاعت کریں!

اس لئے ایک جماعت ناگزیر ہے جو ان دو بنیادی ستونوں —— ایمان باللہ اور اخوت فی اللہ —— پر قائم ہو تاکہ وہ ایمان اور تقویٰ کی قوت اور پھر محبت اور الفت کی قوت کے ذریعہ اس دشوار اور پر مشقت ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکے اور یہ دونوں امور —— تقویٰ و اسلامی اخوت —— اُس رول کے ادا کرنے کے سلسلے میں ضروری ہیں' جو اللہ نے امت مسلمہ پر عائد کیا ہے' اُسے اس کا ذمہ دار و مکلف ٹھہرایا ہے اور اسے ادا کرنے کو فلاح کے لئے شرط لازم قرار دیا ہے چنانچہ ایک ایسی جماعت کا قیام خدائی نظام کی بنیادی ضرورت ہے کیونکہ یہی جماعت وہ ماحول ہے جس میں یہ نظام سانس لیتا اور اپنی حقیقی صورت میں متحقق ہوتا ہے۔ یہی وہ بہترین دائرہ ہے جو دعوت خیر کے سلسلے میں تعاون اور کفالت کا ضامن ہے۔ اس دائرے میں خیر' فضائل اخلاق' حق اور عدل ہی معروف کا درجہ رکھتے ہیں اور شر' رذائل' باطل اور ظلم منکر کا! اس میں خیر پر عمل کرنا شر پر عمل کرنے کے مقابلے میں زیادہ آسان ہوتا ہے اور رذائل کے مقابلے میں فضائل اخلاق کو اختیار کرنے میں کم تکالیف ہوتی ہیں۔ حق اُس میں باطل سے قوی تر اور عدل اُس میں ظلم سے زیادہ سود مند ہوتا ہے۔ خیر کا عامل اُس میں خیر کے لئے اعوان و انصار پاتا ہے اور شر کا مرتکب مخالفت اور بے یاری و مددگاری سے دوچار ہوتا ہے یہ ہے اس اجتماعیت کی قدر و قیمت! یہ وہ ماحول ہے جس میں کسی بڑی جدوجہد کے بغیر خیر اور حق کا نشوونما ہوتا ہے۔

(سید قطب شہید کی تفسیر "فی ظلال القرآن" سے ایک اقتباس)

اس شمارے میں

☆ اداریہ 2
☆ دورۂ افغانستان کی روداد 3
☆ افغان وزیر خارجہ کا انٹرویو 6
☆ خبرنامہ اسلامی امارتِ افغانستان 7
☆ او آئی سی (OIC) اور طالبان 8
☆ کاروانِ خلافت منزل بہ منزل 10
☆ من الظلمت الی النور 11
☆ متفرقات ✪

نائب مدیر :
فرقان دانش خان
معاونین :
☆ مرزا ایوب بیگ
☆ نعیم اختر عدنان
☆ سردار اعوان
نگران طباعت :
☆ شیخ رحیم الدین
پبلشر : محمد سعید اسعد
طابع : رشید احمد چوہدری
مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت : 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون : 3-5869501 فیکس : 5834000
سالانہ زرتعاون ۔/175 روپے

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادویات کی گرانی موت کی ارزانی

پاکستان کے عوام جو ایک عرصہ سے گرانی کے بوجھ تلے دبے بلبلا رہے تھے۔ روز مرہ ضروریات کی اشیاء کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ یوٹیلٹی بلز جان کا عذاب بنے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف حکومت کا خزانہ بھوکے شیر کے پیٹ کی طرح خالی ہے اور وہ دھاڑیں مار کر ۱۴ کروڑ عوام کی طرف لپک رہا ہے۔ بچاؤ بچاؤ کی چہار سو صدائیں لگ رہی ہیں۔ حکومت سرکاری محکموں سے بے دریغ چھانٹی کر رہی ہے' تاجر دکانیں بند کر کے اوندھے منہ پڑے ہوئے ہیں' کارخانہ بند پڑے ہیں' سرکاری ملازمتیں میرٹ تو دور کی بات ہے اب سفارش اور رشوت سے بھی نہیں ملتیں' بیروزگاروں کی فوج ظفر موج مایوسیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں خودکشیوں اور ڈاکہ زنی کی طرف راغب ہو رہی ہے۔ ایسے میں حکومت کا یہ اعلان کہ اس نے ملٹی نیشنل دوا ساز کمپنیوں کی ادویات کے نرخوں میں ۱۰ سے ۱۲ فیصد تک اضافے کی اجازت دے دی ہے' بم بن کر عوام پر گرا ہے۔ آج خدانخواستہ کسی گھر کا فرد اگر کسی مہلک مرض میں مبتلا ہو جائے تو جہاں وہ شخص بیماری کی تکلیف سے کراہتا ہے وہاں گھر کے باقی افراد اپنا کل سرمایہ ڈاکٹروں' کیمسٹوں اور لیبارٹریوں کے حوالے کر کے خود بھوک اور افلاس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ادویات کی قیمتوں کے اس بے جا اضافے سے عوام کی مشکلات میں ناقابل بیان اضافہ ہو جائے گا۔ حکومت اسلامی ہو یا غیر اسلامی جمہوری ہو یا غیر جمہوری اس کا عالمی تصور یہ ہے کہ بااختیار اور مقتدر لوگوں کا ایسا چھوٹا گروہ جو ملک میں بسنے والے عوام کے لئے بمنزلہ چھت ہو اور سلسلہ حیات کو اس کی جملہ ضروریات کے ساتھ پر امن طریقے سے جاری رکھنے میں لوگوں کا مدد و معاون ہو۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں ہر حکومت نے اپنے لئے تو آرام و آسائش کے سامان دنیا بھر سے اکٹھا کیا۔ لیکن عوام پر قافیۂ حیات تنگ سے تنگ کرتے چلے گئے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ یہی ملٹی نیشنل کمپنیاں اپنی ادویات بھارت اور بنگلہ دیش میں سات گنا کم نرخوں پر فراہم کر رہی ہیں۔ لیکن پاکستان کی حکومت پر ہر وقت قیمتوں میں اضافے کیلئے دباؤ ڈالتی رہتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ حکومت پاکستان کو ایسی کیا مجبوری لاحق ہوتی ہے کہ وہ ان ملٹی نیشنل کمپنیوں کا دباؤ قبول کرتے ہوئے عوام کا کچومر نکالتی رہتی ہے۔ ایکس ریز' الٹرا ساؤنڈ' ای سی جی اور مختلف قسم کے بے شمار ٹیسٹ عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کیلئے پہلے کیا کم تھے کہ حکومت نے ادویات کی قیمت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ حکومت کا اصل کام تو یہ ہے کہ ایسے سرمایہ داروں (خصوصاً غیر ملکی سرمایہ دار کمپنیوں) سے اپنے عوام کو تحفظ فراہم کرے۔ جبکہ نرخوں کا یہ اضافہ ان کی چیرہ دستیوں میں ان سے تعاون کرنے کے مترادف ہے۔

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے اوراق پلٹنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طب کو کبھی پیشہ نہیں جانا گیا تھا۔ طبیب معاشرے کے انتہائی صالح اور دانا لوگ ہوتے تھے شاید اسی بنا پر انہیں حکیم کہا جاتا تھا۔ مریضوں سے فیس وصول کرنا تو دور کی بات ہے اکثر مستحق مریضوں کو دوا حکیم صاحب اپنی جیب سے دیتے تھے البتہ صاحب حیثیت لوگ طبیب کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ یہ واحد شعبہ تھا جس میں رنگ و نسل دین و مذہب اور ذات پات کا کوئی دخل نہیں تھا۔ مسلمانوں کو اس شعبہ سے خصوصی دلچسپی تھی اس لئے اکثر طبیب مسلمان ہوتے تھے۔ بعض اوقات مریضوں کا جسمانی علاج کے علاوہ روحانی علاج بھی کرتے تھے ان کے لئے دعا بھی کرتے تھے اور انہیں دعا کرنا سکھاتے بھی تھے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ طریقہ علاج ناپید ہو گیا اور یہ دو طرفہ عمل کا نتیجہ تھا ایک تو اکثر طبیب حضرات کے دلوں میں دنیا سما گئی اور ان کے ہاتھ مریض کی نبض پر اور نگاہ جیب پر مرتکز ہو گئی۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلا کہ طب ایک پیشہ بن گیا۔ اور اکثر طبیب حضرات ننانوے کے چکر میں پڑ گئے اور تحقیق و تشخیص سے بے نیاز ہو گئے۔ دوسری طرف عوام یورپ کی اندھی تقلید اور فوری شفا کی خواہش میں ڈاکٹروں کی کلینک اور ہسپتالوں میں قطار اندر قطار نظر آنے لگے۔ ہم دیانت داری سے اعتراف کرتے ہیں کہ یورپ نے انسانی صحت کے حوالہ سے خصوصاً سرجری میں ایسی بے مثل اور حیران کن ترقی کی ہے جو بلاشبہ انسانیت کی زبردست خدمت کا موجب بنی ہے چونکہ یورپ میں عوام کو علاج معالجہ کی تمام سہولیات فراہم کرنا حکومت کے بنیادی فرائض میں سے ہے لہٰذا عوام اس شعبہ میں ہونے والی ترقی سے بلامعاوضہ مستفید ہو رہے ہیں جبکہ پاکستان میں دیسی طریقہ علاج ختم ہونے سے ڈاکٹروں اور ملٹی نیشنل دوا ساز کمپنیوں کے لئے میدان خالی ہو گیا اور وہ دونوں ہاتھوں سے بے بس عوام کو لوٹ رہے ہیں۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ از سر نو سارے معاملے کا جائزہ لے اور عوام کو یہ بتائے تو سہی کہ پاکستان کی عوام کو خطے کے دوسرے ممالک کے نرخوں پر ادویات کیوں مہیا نہیں کی جا سکتیں آخر اس میں راز کی کونسی بات ہے جو عوام سے پوشیدہ رکھی جانی ضروری ہے۔

قندھار میں حضور اکرم ﷺ سے منسوب ایک خرقہ موجود ہے

کابل ایئرپورٹ تمام ضروری وجدید سہولیات سے عاری ہے

وفد نے وزیر زراعت' وزیر پانی و بجلی' چیف جسٹس' گورنر قندھار' نائب وزیر اعظم اور دیگر اعلیٰ سرکاری اہلکاروں سے ملاقاتیں کیں

تنظیم اسلامی کا وفد نائب امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید' میجر(ر) فتح محمد' محمد رشید عمر اور مولوی عبدالحلیم شفیق پر مشتمل تھا

تنظیم اسلامی کے وفد کے دورۂ افغانستان (از ۱۲ جون تا ۱۹ جون ۲۰۰۰ء) کی لمحہ بہ لمحہ روداد

(مرتب : فتح محمد' امیر تنظیم اسلامی حلقہ سرحد)

مورخہ ۱۱ جون ۲۰۰۰ء کو محترم عاکف سعید صاحب نائب امیر تنظیم اسلامی پاکستان اور محترم رشید عمر صاحب امیر پنجاب غربی رات گئے پشاور تشریف لائے۔

مورخہ ۱۲/جون کو محترم ڈاکٹر محمد اقبال صافی صاحب کی گاڑی میں ان کی رہائش گاہ سے تقریباً ساڑھے سات بجے صبح عاکف سعید' میجر(ر) فتح محمد' محمد رشید عمر اور مولوی عبدالحلیم شفیق کا چار افراد پر مشتمل قافلہ افغانستان کے لئے عازم سفر ہوا اور اسی روز تقریباً ساڑھے نو بجے کے لگ بھگ طورخم پہنچا۔ طورخم پر پاسپورٹ کی رسمی کارروائی میں تقریباً ایک گھنٹہ صرف ہوا۔ اس کے بعد پاک افغان سرحد کو پیدل عبور کیا۔ طورخم سے افغان پاسپورٹ آفس میں اندراج کے بعد پھر جلال آباد کے لئے ٹیکسی کی گئی۔ جلال آباد آمد تقریباً مقامی وقت کے مطابق ایک بجے اور ڈیڑھ بجے کے درمیان ہوئی۔ کھانا مقامی ہوٹل میں کھانے کے بعد محترم قاری سعید ہاشمی صاحب کے مدرسہ میں گئے۔ موصوف کے پاس قیام اگلی صبح تک رہا۔ سعید ہاشمی صاحب نے اطلاع دی کہ رئیس الوزراء کے معاون عبدالکبیر صاحب جلال آباد آئے ہوئے ہیں۔ اگر ان سے ملاقات ہو جائے تو بہتر ہو گا۔ محترم قاری سعید ہاشمی صاحب نے کوشش کی اور مورخہ ۱۳ جون صبح نو بجے مولوی عبدالکبیر سے ملاقات کے لئے وقت طے کیا۔ عصر کے بعد قاری صاحب نے وفد کے ارکان کو جلال آباد یونیورسٹی دکھائی اور درونیہ ڈیم کی سیر کرائی اور رات کو پر تکلف ضیافت سے وفد کی تواضع کی۔

۱۳/جون : طے شدہ ملاقات کے لئے مولوی عبدالکبیر صاحب کی جائے رہائش پر گئے' مگر معلوم ہوا کہ (۱۴ جون بروز بدھ) موصوف موجود نہیں ہیں' تقریباً ۴۵ منٹ انتظار کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ کابل کا سفر اختیار کیا جائے اور مزید انتظار نہ کیا جائے۔ لہٰذا قاری سعید ہاشمی صاحب کے مدرسے کے گئے اور ضروری کاموں سے فارغ ہو کر تقریباً ۱۲ بجے دن کابل کے لئے روانہ ہوئے۔ کافی گرم اور پر صعوبت سفر کے بعد تقریباً نماز مغرب سے قبل ہی کابل شہر پہنچ گئے۔

۱۴/جون : افغانستان میں اپنی مصروفیات کے بارے میں مختصر مشورہ کے بعد طے ہوا کہ پہلے رئیس الوزراء مولانا محمد ربانی کے اداری امور کے نائب رئیس الوزراء مولوی محمد حسن خند سے ملاقات کے لئے انتظامات

محمد حسن خند نائب وزیر اعظم برائے اداری امور سے ملاقات

یہ ملاقات مورخہ جمعرات ۱۵ جون بعد نماز عصر اُن کی رہائش گاہ پر ہوئی۔ موصوف پہلے ہی سے ملاقاتیوں کے ساتھ چمن میں فرشی نشست گاہ میں ملاقات کر رہے تھے۔ مولوی محمد جان صاحب ہمارے ساتھ تھے۔ اطلاع دینے پر ہم کو اندر آنے کی اجازت دی گئی۔

وفد کو خوش آمدید کہا۔ پھر رسمی طور پر گفتگو کی۔ اس کے بعد عاکف سعید صاحب نے وفد کی طرف سے تنظیم اسلامی کی نیک خواہشات اور امیر محترم کے خیالات سے موصوف کو باخبر کیا۔ اس پر انہوں نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔ اس کے بعد عاکف سعید صاحب نے سابقہ دوروں کا ذکر کیا اور امیرالمومنین کے نام خط کا ذکر کیا کہ ہم کس طرح امداد اور تعاون کر سکتے ہیں۔ موصوف کو فارسی متن والے خط کی فوٹو کاپی پیش کی گئی اور یہ بھی بتایا گیا کہ اس کا باقاعدہ کوئی جواب ہم کو موصول نہیں ہوا ہے۔ موصوف نے خطاب پڑھا اور اپنے ایک معاون کے حوالے کیا۔ محترم عاکف سعید صاحب نے تنظیم' پاکستان کی عوام کی طرف سے امداد اور تعاون کے بارے میں اعادہ کیا تو موصوف نے جواب میں کہا کہ ہماری امداد یہ ہے کہ پاکستان میں تمام دینی جماعتیں اور تنظیمیں آپس کے اختلافات کو ختم کر کے ایک ہو جائیں تو پاکستان میں ایک اسلامی ریاست کا قیام کوئی مشکل نہیں ہے۔ اگر یہ کام ہو جائے تو افغانستان کی حکومت اور عوام کی سب سے بڑی امداد اور تعاون ہے۔ اس پر موصوف نے کافی وقت صرف کیا۔ اس کے بعد محترم عاکف سعید صاحب نے روسی خطرہ کے بارے میں پوچھا تو اس کو موصوف نے اور مجلس میں موجود دیگر افغان حضرات نے ایک لطیف انداز میں لیا اور موصوف نے کہا کہ ہم اس کو ایک پاگل کی بات سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے' کیونکہ ہمارا ان سے پچھلے ۲۰ سالوں سے واسطہ ہے اور ہم ان سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ہمیں اپنے اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ ہے اور جب وہ وقت آ جائے گا تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

محترم محمد رشید عمر صاحب نے سوال کیا کہ حکومت کا کام ہے کہ معیشت کو استحکام دے تاکہ چوری اور بدعنوانی نہ ہو۔ اس پر موصوف کا جواب واضح نہیں تھا۔ بہرحال فرمایا کہ کوشش کر رہے ہیں۔ اور بتایا کہ عوام ہماری اور اپنی مشکلات سے واقف ہیں۔ بدعنوانی کو ختم کرنا شریعت کی حدود سے ممکن ہے اور یہ کام کر رہے ہیں۔ اور ہم اپنی حد تک معیشت کو دوبارہ مستحکم کرنے کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد موصوف کو ۲ لاکھ روپے اور ایک ہزار ڈالر پیش کئے گئے' جو تنظیم اسلامی اور مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور کے نمازیوں کی طرف سے اپنے افغان بھائیوں کے لئے محبت کے اظہار کا ایک ذریعہ تھے۔

کئے جائیں۔ لہٰذا ان کے دفتر پہنچ گئے' مگر معلوم ہوا کہ ۱۲ ربیع الاول کی وجہ سے چھٹی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۳ ربیع الاول کو بھی چھٹی ہے کیونکہ اگلے روز یعنی ۱۶/جون کو جمعہ کی تعطیل تھی اس لئے جمعہ کو ساتھ ملا کر تین دن کی تعطیلات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ مولوی محمد جان صاحب سے رابطہ کیا جائے جو کہ مولوی عبدالحلیم شفیق کے جاننے والے ہیں اور ملا محمد حسن خند کے ساتھ کام کرتے ہیں کہ وہ ان سے ملاقات کے لئے وقت طے کریں۔ مولوی محمد جان گھر پر موجود نہ تھے' ان کے لئے پیغام چھوڑا گیا' مگر موصوف کا رات گئے تک پتہ نہ لگا۔ بعد عصر نماز بھی مولوی عبدالحلیم شفیق صاحب ان کی رہائش گاہ پر گئے مگر رابطہ نہ ہو سکا۔

<u>۱۵/جون</u> : مولوی محمد جان صاحب نے رابطہ کیا اور اطلاع دی کہ محمد حسن خند صاحب سے ملاقات کا وقت جمعرات ۱۵ جون بوقت بعد نماز عصر طے ہوا ہے۔ ملاقات کے لئے مقررہ وقت پر مولوی محمد جان کے ہمراہ ملا محمد حسن خند کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ یہ ملاقات نماز عصر کے بعد سے لے کر نماز مغرب سے تقریباً ۱۰ منٹ قبل تک رہی۔ اس کے بعد نماز مغرب مسجد وزیر اکبر خان میں ادا کی گئی اور پاکستان میں سابق سفیر مولوی سعید الرحمٰن حقانی سے ملاقات کے لئے ان کی رہائش گاہ پر گئے۔ یہ ملاقات تقریباً ۲ گھنٹے پر محیط رہی۔ جس میں مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ ملاقاتوں کی تفصیل علیحدہ درج ہے۔

مولانا محمد حسن خند صاحب کو تنظیم اسلامی اور مسجد دارالسلام لاہور کے نمازیوں کی طرف سے ۲ لاکھ پاکستانی اور ایک ہزار امریکی ڈالر پیش کئے گئے۔

<u>۱۶/جون</u> : ہوٹل سپین زر جس میں ہماری رہائش تھی' کے مینجر مولوی سید صاحب نے ہمارے لئے دو ملاقاتوں کا اہتمام کیا جو کہ درج ذیل ہیں :

۱۔ مولوی محمد جان' وزیر آب و برق

۲۔ مولوی عبدالطیف منور' وزیر زراعت

آب و برق کے وزیر سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی گئی' مگر وزیر زراعت ہمارے ہوٹل تشریف لائے۔ آب و برق کے وزیر سے ملاقات صبح ۱۰ بجے طے تھی' جبکہ وزیر زراعت سے چار بجے شام ہوٹل میں تھی۔ دونوں ملاقاتیں ہوئیں۔ البتہ ایک ملاقات جس کا امکان نہیں تھا' پاکستان میں سابق سفیر مولوی شہاب الدین دلاور صاحب سے ہوئی۔ موصوف کو مولوی محمد حسن خند کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ہمارا وفد ہوٹل سپین زر میں مقیم ہے۔ موصوف صبح تقریباً ۱۰ بجے تشریف لائے۔ اس وقت ہم ہوٹل میں نہیں تھے۔ پھر دوبارہ بھی تشریف لائے' مگر پھر بھی ہم نہیں تھے۔ موصوف نے پیغام چھوڑا کہ وہ ساڑھے چار بجے ہوٹل دوبارہ آئیں گے تاکہ ہم موجود رہیں۔ وزیر زراعت صاحب ٹھیک چار بجے ملاقات کے لئے تشریف لائے اور اسی طرح ٹھیک ساڑھے چار بجے محترم شہاب الدین دلاور صاحب بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

یہ ملاقاتیں کافی تفصیلی اور طویل دورانیہ کے لئے رہیں۔ تقریباً ۲ گھنٹے سے زیادہ وقت کے لئے تھیں۔

<u>۱۷/جون</u> : اس دفعہ یہ پروگرام بھی تھا کہ قندھار جایا جائے۔ لہٰذا قندھار جانے کے لئے معلومات اور ٹکٹ وغیرہ کا کام ابتدائی تین دنوں میں کیا گیا۔ قندھار کے لئے کابل سے ہفتہ میں ایک فلائٹ ہوتی ہے جو کہ تقریباً صبح سات بجے روانہ ہوتی ہے۔ کابل ایئرپورٹ تمام جدید و ضروری سہولتوں سے عاری ہے۔ طالبان مسافروں کا سامان کھول کر چیک کرتے ہیں۔ یہ تمام کام دو طیارے اغوا ہونے کے واقعات کے بعد عمل میں آیا ہے۔ ۱۷ جون کو صبح نماز فجر کے بعد ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے اور سات بجے روانہ ہو کر کابل سے قندھار تقریباً آٹھ بج کر ۱۵ منٹ پر پہنچے۔ وزیر زراعت نے وزارت خارجہ میں "ارتباط" کے شعبے کے نام ایک تعارفی خط دیا تھا۔ قندھار پہنچنے پر پہلے ہوٹل جانے کا فیصلہ کیا۔ قندھار ایئرپورٹ شہر سے تقریباً ۲۰ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ "خیر ہوٹل" میں قیام رہا جو کہ احمد شاہ ابدالی کے مزار اور خرقہ شریف کی عمارت کے قریب ہے۔ احمد شاہ ابدالی کا مزار اور خرقہ شریف لوگوں کی عام زیارت کے لئے جمعرات کو کھولا جاتا ہے (بقول مقامی آبادی یہ حضرت محمد ﷺ کا خرقہ ہے) مگر یہ خرقہ ایک صندوق میں بند ہے اور صندوق بھی ایک کمرہ

تاثرات

افغانستان میں امن وامان کامثالی نظام قائم ہے ○ حافظ عاکف سعید

طالبان افغانستان کی جائز نمائندہ حکومت ہے ○ اسلامی ممالک تباہ حال افغانستان کی مدد کریں

دورۂ افغانستان سے واپسی پر نائب امیر تنظیم اسلامی کی نمائندہ ندائے خلافت سے گفتگو

طالبان حکومت نے امارت اسلامیہ افغانستان میں امن وامان کا مثالی نظام قائم کر کے اسلامی نظام کی برکات کا عملی ثبوت فراہم کر دیا ہے۔ تنظیم اسلامی کے نائب امیر حافظ عاکف سعید نے ان خیالات کا اظہار افغانستان کے دورہ سے واپسی پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ روسی جارحیت اور باہمی خانہ جنگی کے نتیجہ میں تباہ حال افغانستان کی تعمیر نو کے لئے پاکستان سمیت دولت مند اسلامی ممالک اپنے افغان بھائیوں کی مدد کے لئے اسلامی اخوت کا مظاہرہ کریں۔ **طالبان حکومت دنیا کے مسلمہ اصولوں کے مطابق افغانستان کی جائز اور نمائندہ حکومت ہے** جسے تسلیم نہ کر کے مسلم ممالک کے حکمران امریکہ اور مغربی طاقتوں کے کاسہ لیسوں اور ایجنٹوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ امریکہ اور اس کے حاشیہ بردار ممالک کی جانب سے طالبان حکومت کی مخالفت کی پالیسی سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مغرب کے دوہرے اور منافقانہ کردار کا اظہار ہوتا ہے۔ تنظیم اسلامی کے رہنما نے کہا کہ مسلم دنیا کو اپنی نو آبادی سمجھنے والی عالمی طاقتیں اسلامی نظام کے عملی نفاذ سے خائف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر افغانستان کی طرح دیگر اسلامی ممالک میں بھی اسلامی قوانین نافذ کر دیئے جائیں تو سکون اور امن کے خواہاں انسانوں کی عظیم اکثریت اسلام قبول کر لے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کے قائم مقام وزیراعظم ملا حسن خند نے تنظیم اسلامی کے وفد کے سوال کے جواب میں کہا کہ روس کی جانب سے حملہ کے اعلانات کو افغانستان کے مجاہد اور بہادر عوام پاگل کی بات سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ پاکستان کی دینی جماعتیں افغانستان کی حکومت کے ساتھ کیا تعاون کر سکتی ہیں اس سوال کے جواب میں افغان رہنما نے کہا کہ پاکستان کے علماء اور دینی جماعتوں کا افغانستان کے ساتھ سب سے بڑا تعاون یہ ہو گا کہ وہ متحد ہو کر پاکستان کو اسلامی ریاست بنائیں تاکہ پاکستان اور افغانستان دنیا میں اسلام کو سربلند کرنے کا کارنامہ سرانجام دے سکیں۔ حافظ عاکف سعید صاحب نے اس موقع پر **ملا محمد حسن خند کو مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور کے نمازیوں اور تنظیم اسلامی کی جانب سے اظہار یکجہتی کے طور پر نقد رقم بھی پیش کی۔** تنظیم اسلامی کے نائب امیر نے طالبان حکومت کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے حوالے سے بتایا کہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے نہ کرنے کی پاداش میں اقوام متحدہ جولائی میں افغانستان پر مزید پابندیاں لگانے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان حکومت کے سربراہ ملا عمر اور ان کے نائبین اپنے خلوص اور اسلامی کردار کے ذریعے اسلام کے سنہری اصولوں کی عملی مثال پیش کر کے عوام کے خادموں کے روپ میں جلوہ گر نظر آتے ہیں۔ انہوں نے گورنر قندھار ملا حسن ربانی سے بھی ملاقات کی اور انہیں چیچنیا کے عوام کے لئے جمع کی گئی رقم پیش کی تاکہ وہ ان تک پہنچائی جا سکے۔

☆ ☆ ☆

میں بند ہے۔ یعنی عام براہ راست زیارت نہیں ہوتی۔ البتہ ہمارے گائیڈ نے بتایا کہ سال میں ایک دفعہ امیرالمومنین اس کو پہن کر ایک بڑے میدان میں اونچی جگہ پر کھڑے ہوتے ہیں تو اس طرح عام لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ ہوٹل میں سامان رکھنے کے بعد یہ **فیصلہ کیا گیا کہ وزارت خارجہ کے دفتر جایا جائے اور ملاقاتوں کے لئے بات کی جائے۔**

حافظ حمداللہ صاحب جو کہ وزارت خارجہ میں **"ارتباط خارجہ" کے انچارج ہیں**' سے ملاقات کی گئی اور **ان کو ان تمام حضرات** کے ناموں سے آگاہ کیا گیا جن سے **ملاقات مقصود تھی**۔ ان میں امیرالمومنین کے علاوہ والی **قندھار** اور وزیر خارجہ وکیل احمد متوکل کے نام سرفہرست تھے۔ اس کے بعد ہم واپس ہوٹل آ گئے۔ عصر کے وقت حافظ حمداللہ ہوٹل تشریف لائے اور اطلاع دی کہ آج رات ۹ بجے کے بعد والی قندھار (گورنر) سے ملاقات مہمان خانہ میں ہوگی اور حمداللہ صاحب مغرب کے بعد ہم کو لینے آئیں گے۔ مقررہ وقت پر حافظ حمداللہ صاحب تشریف لائے اور مہمان خانہ میں والی قندھار سے ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات بھی تقریباً ۴۵ منٹ پر محیط تھی۔ اس میں دوسری باتوں کے علاوہ امیرالمومنین سے ملاقات کی خواہش کا اعادہ کیا گیا۔ والی قندھار ملا محمد حسن رحمانی صاحب نے مثبت عندیہ دیا کہ ملاقات کے لئے کوشش کریں گے۔ البتہ راقم نے اس ذاتی خواہش کا اظہار کیا کہ ہمارا قیام چونکہ مختصر ہے لہٰذا ہمارے لئے خرقہ شریف کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ زیارت ہو سکے۔ والی صاحب نے اس کی اجازت دی اور مورخہ ۱۸ جون کو ان سے رابطہ کی ہدایت کی۔

۱۸/جون : تقریباً ساڑھے نو بجے ہوٹل سے تمام ضروری کاموں سے فارغ ہو کر ہم والی قندھار کے دفتر گئے۔ **گورنر صاحب** سے ہماری ملاقات ہوئی اور ہم کو انتظار کرنے کا کہا گیا کہ وہ امیرالمومنین سے ملاقات کے لئے وقت لے کر مطلع کریں گے۔ البتہ اس دوران ہمارے لئے خرقہ شریف کی زیارت کے لئے احکام جاری کئے گئے اور ہم سب خرقہ کی زیارت کے لئے گئے۔ یہاں پر یہ ذکر بھی مناسب رہے گا کہ کراچی سے ڈاکٹر نسیم احمد اور عارف خان صاحب سے ملاقات ہوئی اور وہ بھی ہمارے ساتھ خرقہ شریف کی زیارت کے لئے گئے۔ جہاں ہم صرف اس کمرے کی زیارت ہی کر سکے جہاں وہ صندوق رکھا تھا۔ زیارت کے بعد ہم واپس والی قندھار کے دفتر آ گئے۔ یہاں پر ہم کو والی صاحب نے ذاتی طور پر ملاقات کر کے امیرالمومنین کی مصروفیات کی وجہ سے ملاقات کا انتظام نہ ہونے کی اطلاع دی۔ اس پر محترم عاکف صاحب نے والی کو وکیل احمد متوکل سے ملاقات کرانے کے لئے کہا جس کا انہوں نے عندیہ دیا کہ وہ اس کا بندوبست کر دیں گے۔ یہ وفد چیچنیا کے لئے بھی کچھ اعانت لے کر گیا تھا۔ اس کی بات بھی کی گئی تو والی صاحب نے اس کو امانت کے طور پر لینے اور چیچنیا والوں کو حوالے کرنے کی ذمہ داری لینے کا عندیہ دیا۔ اس کے بعد ہم واپس ہوٹل آ ئے۔

نماز عصر کے بعد جب ہوٹل آئے تو معلوم ہوا کہ کوئی صاحب ہمارا دریافت کرنے آئے تھے۔ کوئی اطلاع اور نام وغیرہ ہوٹل والوں کو نہیں ۔۔ لہٰذا ایک تشویش رہی مگر اس کا علم نہ ہو سکا کہ کون آئے تھے اور کس مقصد کے لئے۔ البتہ مغرب کے بعد ہم کو یہ اطلاع دی گئی کہ ہماری ملاقات امیرالمومنین کے سیکرٹری طیب آغا اور وکیل احمد متوکل سے ہو جائے گی اور ہم کو مہمان خانہ جانا ہوگا۔ لہٰذا رہبر کے ساتھ ان کی گاڑی میں مہمان خانہ آئے۔ طویل انتظار کے بعد بھی یہ ملاقات نہ ہو سکی۔ ہمیں کہا گیا کہ رات کا قیام مہمان خانہ میں کر لیا جائے' صبح اس کے لئے کوشش کی جائے گی۔

۱۹/جون : اس وفد کا ارادہ یہ تھا کہ ہفتہ کے لگ بھگ افغانستان میں وقت گزارا جائے گا۔ آج ہم کو آٹھواں دن تھا۔ لہٰذا واپسی کی تیاری کی منصوبہ بندی اور کوئٹہ کے راستہ پاکستان جانے کے بارے میں معلومات اور کوئٹہ سے لاہور اور پشاور جانے کے لئے کوئٹہ کی تنظیم کے شاہد اسلام بٹ صاحب اور محبوب سبحانی صاحب سے رابطہ کیا گیا۔ محترم عاکف سعید اور محمد رشید عمر صاحبان کے ٹکٹ مورخہ ۲۰ جون کے لئے کنفرم ہو چکے تھے البتہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مجاہد محمد عالم سے ملاقات کی روداد

مورخہ ۱۲ جون کو طورخم سے روانہ ہونے کے بعد تقریباً ایک بجے کے لگ بھگ جلال آباد میں ہماری آمد ہوئی۔ فیصلہ یہ کیا گیا کہ ہوٹل میں کھانا کھایا جائے اور قاری سعید ہاشمی صاحب کو بے وقت کھانے کی زحمت سے دوچار نہ کیا جائے۔

ایک مقامی ہوٹل میں داخل ہوئے جو کہ بالائی منزل پر واقع تھا۔ جونہی ہم سیڑھیوں سے ہوٹل کے مین ہال میں داخل ہوئے تو کھانے میں مصروف ایک وجیہہ مجاہد نے پرزور انداز میں ہاتھ سے بار بار اشارہ کرتے ہوئے اپنے قریب کی نشست پر آنے کی دعوت دی۔ مجاہد کے خلوص اور اصرار نے مجبور کیا کہ ہم اس کی قریبی نشست پر ہی کھانے کے لئے جگہ لے لیں۔ ہوٹل میں ایک چینی / جاپانی بھی موصوف کے بالکل سامنے کرسیوں والی نشست پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔

تعارف کرنے پر معلوم ہوا کہ موصوف کا نام محمد عالم ہے جو کہ ایک پاؤں جہاد میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر چکا ہے۔ تقریباً ۶ فٹ قد اور مضبوط کاٹھ کا ۲۵ سے ۳۰ سال کا یہ نوجوان قندھار کا رہنے والا تھا۔

وہ بھی کھانے میں مصروف رہا اور ہم نے بھی کھانا شروع کیا۔ پھر اس نے بات شروع کرتے ہوئے کہا آپ لوگوں کے آنے سے میرے دل میں ایک نور پیدا ہوا' کیونکہ اس چینی / جاپانی غیر مسلم نے میرے دل میں ایک گھٹن پیدا کی ہوئی تھی اور آپ کے آنے سے جیسے نور اور روشنی پھیل گئی ہو۔ آپ کو مسلمان بھائی اور مہمان ہی سمجھ کر دعوت دی کہ میرے قریب والی فرشی نشست پر جگہ لیں اور کھانا کھائیں۔ اس کے بعد اس نے مختصر الفاظ میں کہا کہ انقلاب بغیر خون کے نہیں آئے گا۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور ﷺ نے اپنا خون اسلام کے لئے پیش کیا ہو اور ہم اس خام خیالی میں رہیں کہ بغیر خون کے انقلاب آئے گا۔ لہٰذا اسلام کے ہدف پر پورے عزم اور استقلال سے جمے رہنا اور مسلسل آگے بڑھنا ہمارا شعار ہو۔ موصوف نے بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ میری آرزو ہے کہ شہید ہو جاؤں۔ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے میری یہ تمنا پوری نہیں کی۔ اس دوران وہ کھانے سے فارغ ہو چکا تھا۔ ہوٹل کے میزبان سے اپنے بل کے متعلق دریافت کیا اور پھر پوچھا کہ مزید چار کھانے جو ہم نے آرڈر کئے تھے اس کی کتنی رقم بنتی ہے بشمول پیپسی۔ اسکے بعد اس نے رقم ادا کرنے کیلئے افغانی نوٹوں کا گٹھا جیب سے نکالا۔ ہم نے بہت اصرار کیا مگر موصوف نے کہا کہ مہمان کو کھانا کھلانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے' اس کو میں کسی طور سے چھوڑنے کیلئے تیار نہیں' یہ ممکن ہی نہیں' اور ہم سب کا بل ادا کر دیا۔ پھر فرمایا کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایمان نصیب فرمائے اور شہادت کی موت سے سرفراز کرے۔

یہ مختصر سی درخواست کر کے وہ روانہ ہونے کے لئے تیار ہونے لگا۔ اپنے مصنوعی پاؤں کو جوڑنے لگا۔ اس کے بعد سب سے الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے چلا گیا۔ یہ ملاقات مختصر مگر بہت ہی پر اثر تھی۔ راقم کے دل پر اس کا گہرا اثر ہوا اور اپنے ایمانی ضعف کا خوب اندازہ ہوا اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ اس مجاہد کی طرح کا ایمان نصیب فرمائے۔

بشکریہ : پندرہ روزہ "جیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

کفار کے مطالبے پر اسلام سے دستبردار نہیں ہو سکتے

علمائے کرام جدید مسائل کے حل کے لئے کلیدی کردار ادا کریں

امریکہ' برطانیہ سمیت بہت سے ملکوں پر ہماری رقوم واجب الادا ہیں

دشمن جو جنگ میدان میں نہیں جیت سکتا وہ مذاکرات کے ذریعے جیتنا چاہتا ہے

افغان وزیر خارجہ مولوی وکیل احمد متوکل سے ابن احمد شیخ کا انٹرویو

سوال : اقوام متحدہ نے آپ کے ملک کے خلاف جو پابندیاں عائد کی ہیں۔ ان کے تدارک کے لئے آپ کی حکومت نے کیا انتظامات کئے ہوئے ہیں؟

جواب : ان پابندیوں کے جواب میں ہم صبر کریں گے۔ ویسے بھی افغانستان ایک زرعی ملک ہے اور اس میں مختلف صنعتیں بھی موجود ہیں۔ ہم ایسے اقدامات کر رہے ہیں کہ ہماری قوم زرعی میدان میں زیادہ سے زیادہ ترقی کر سکے اور اس کے علاوہ ہم مختلف صنعتیں اور کاروبار عوام کے حوالے کر رہے ہیں تاکہ ہماری قوم زیادہ سے زیادہ خوشحال ہو سکے۔ ان وسائل کے علاوہ ہم معدنی ذخائر دریافت کر کے بھی اپنی معیشت بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سوال : دوسرے ممالک سے تجارت کے سلسلے میں تو پابندیاں عائد ہیں پھر آپ ان وسائل سے کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

جواب : ان پابندیوں کا تعلق ہماری حکومت سے ہے جبکہ عوام پر ان کا اطلاق نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ بیرون ملک سے ہماری ساری تجارت عوام کی سطح پر ہے اور حکومت کا کسی ملک سے کوئی تجارتی معاہدہ نہیں۔

سوال : دنیا کے کئی ممالک سے ابھی تک آپ کے روابط استوار نہیں ہو سکے۔ اس کی وجہ؟

جواب : اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے ایک اہم وجہ یہ ہے کہ باہر کی دنیا افغانستان کی موجودہ داخلی صورتحال سے صحیح طرح واقف نہیں۔

سوال : آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا آپ پوری دنیا سے جدا رہ کر خود انحصاری کے بل بوتے پر ترقی کر سکیں گے؟ کیا اس صورتحال میں آپ تنہا نہیں رہ جائیں گے؟

جواب : ہم تنہا نہیں ہیں دنیا میں بسنے والے بے شمار مسلم عوام کے دل ہمارے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ان کے تعاون کے ہوتے ہوئے ہم اپنے آپ کو اکیلا نہیں سمجھتے۔ البتہ مسلم ممالک کی حکومتوں کو ہم اپنا موقف سمجھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ وہ جلد ہی ہمارے ہمنوا ہو جائیں گے۔

سوال : شمالی اتحاد سے ابھی تک آپ کے کئی مرتبہ مذاکرات ہو چکے ہیں' لیکن ابھی تک ان کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب : بہت سے ایسے معاملات جو دشمن جنگ کے ذریعے نہیں جیت سکتا' مذاکرات کے ذریعے جیتنا چاہتا ہے۔ ہم اس کی قطعاً اجازت نہیں دے سکتے۔

سوال : کیا آپ کو اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کی رکنیت مل گئی ہے؟

جواب : جی نہیں! ہمارے نمائندے مولوی عبدالحکیم مجاہد صاحب کو ابھی تک سیٹ نہیں ملی' البتہ وہ مبصر کی حیثیت سے شامل ہوتے ہیں۔

سوال : کیا یہ بات صحیح ہے کہ افغانستان پر کسی اور ملک کا قرضہ نہیں؟

جواب : جی ہاں! الحمد للہ ہمارے ملک پر کسی بھی دوسرے ملک کا قرضہ نہیں ہے بلکہ ہماری بہت ساری رقوم مختلف ممالک کے ذمے واجب الادا ہیں۔ جبکہ کئی بڑی رقوم بیرونی بینکوں میں ہیں جن میں امریکہ' برطانیہ اور جرمنی شامل ہیں لیکن اب یہ ممالک ہمیں ادا نہیں کر رہے ان کا بہانہ یہ ہے کہ ہم طالبان کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتے۔

سوال : یو این او اور دیگر بیرونی اداروں کی آپ کے ملک میں کیا سرگرمیاں ہیں؟

جواب : ان میں دو طرح کے ادارے ہیں ایک تو وہ ہیں جو سیاسی مقاصد کے تحت یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ افغانستان کے مسئلے کے سیاسی حل کے لئے کوشاں ہیں جبکہ اس کے علاوہ دوسرے ادارے امدادی ہیں۔

سوال : ان کو فنڈ کہاں سے ملتا ہے؟

جواب : اقوام متحدہ اور دیگر ممالک سے۔

سوال : یہ کیا کیا خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

جواب : مختلف کام ہیں' لیکن حقیقت میں کوئی خاص خدمات سرانجام نہیں دیتے بلکہ ان کے زیادہ تر فنڈ اپنے کھانے پینے اور سہولیات میں خرچ ہوتے ہیں' افغان عوام پر کم ہی خرچ کرتے ہیں۔

سوال : ازبکستان اور تاجکستان سے تعلقات کیسے ہیں؟

جواب : ازبکستان سے تو آہستہ آہستہ تعلقات قائم ہو رہے ہیں ہمارا وفد بھی گیا تھا اور ان کا وفد بھی آیا تھا' لیکن تاجکستان اس سلسلہ میں سخت سرد مہری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

سوال : روس کی طرف سے آپ کے ساتھ کیسا برتاؤ ہے؟

جواب : روس اکثر اوقات ہمیں ڈرانے دھمکانے کی کوشش کرتا ہے' پاکستان اور امارات میں ہمارے سفارت خانوں کے ذریعے دھمکیاں دیتا ہے۔ خاص طور پر چیچنیا کے معاملے میں وہ بہت پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ چیچنیا مجاہدین کے ساتھ ہمارا تعاون ہے۔

سوال : ایران کے ساتھ اب تعلق کی نوعیت کیا ہے؟

جواب : اب کچھ بہتری آئی ہے۔ ہرات میں ایرانی قونصل خانہ کھل چکا ہے اور تجارت بھی جاری ہے۔

سوال : اقوام متحدہ سے تعلقات بہتر ہونے کوئی امکان ہے؟

جواب : مستقبل قریب میں ایسا کوئی امکان نظر نہیں

آتا کیونکہ وہ ہمارے نظام سے مطمئن نہیں اور ہم اپنے نظام سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔

سوال : اگر سرکاری طور پر آپ کے وفود اسلامی ممالک میں جائیں اور انہیں اپنے موقف سے آگاہ کر کے ان کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کریں تو کیا یہ صورت مفید نہ ہوگی؟

جواب : ہم نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس کا کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا۔ مثال کے طور پر گزشتہ دنوں میرا سوڈان جانا ہوا۔ وہاں حکومت کے کئی ذمہ داروں سے بات چیت ہوئی لیکن شاید وہ لوگ اس سلسلے میں قدم آگے بڑھانے کا اپنے اندر حوصلہ نہیں پاتے۔

سوال : مالیات کے سلسلے میں آپ کے ملک میں بھی بجٹ وغیرہ کی کوئی ترتیب ہے؟

جواب : جی ہاں! ہماری وزارت مالیات پورا پورا حساب رکھتی ہے اور پھر اس کے مطابق بجٹ بناتی ہے' البتہ گزشتہ سالوں کی تباہی کے باعث ابھی یہ نظام سو فیصد قائم نہیں ہو سکا۔

سوال : کیا آپ نے محصولات کا سلسلہ بھی قائم کیا ہے؟

جواب : جی ہاں! لیکن ہمارے ہاں محصولات اس قدر کم ہیں کہ کسی کو بھی گراں نہیں پڑتا بلکہ خوشی سے ادا کرتا ہے۔

سوال : آپ کے ملک کی فضا سے گزرنے والے بیرونی ممالک کے جہاز آپ کو ٹیکس ادا کرتے ہیں؟

جواب : جی ہاں! چونکہ ہمارا ٹیکس دوسرے تمام ممالک سے کم ہے اس لئے کئی ممالک کے جہاز گزرتے ہیں اور ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

سوال : ہندوستان کے ساتھ آپ کے تعلقات کیسے ہیں؟

جواب : گزشتہ دنوں اخبارات میں یہ خبر آئی تھی کہ ہمارا ہندوستان سے کوئی سیاسی معاہدہ ہوا ہے۔ یہ خبر بالکل غلط تھی۔ ہندوستان سے تعلقات میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

سوال : ہندوستان کا جو طیارہ ہائی جیک ہو کر سات دن آپ کے ایئرپورٹ پر کھڑا رہا اس نے اس کا کوئی ٹیکس ادا کیا؟

جواب : نہیں! حالانکہ ہم کئی مرتبہ بھارتی حکومت سے مطالبہ کر چکے ہیں' لیکن وہ ابھی تک بہانہ بنا کر ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے اور ابھی تک انہوں نے اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

سوال : آریانا ایئر لائن کا جو طیارہ اغوا ہو کر لندن پہنچ گیا تھا کیا آپ نے اس کا ایئرپورٹ ٹیکس ادا کر دیا ہے؟

جواب : جی ہاں! ہماری جانب سے وہ رقم ادا کر دی گئی ہے۔

سوال : احمد شاہ مسعود کا مسئلہ کب تک حل ہونے کا امکان ہے؟

جواب : آسان جواب تو یہی ہے کہ "واللہ اعلم" البتہ ہماری کوشش ہے کہ جلد سے جلد یہ مسئلہ حل ہو کیونکہ جنگ بہرحال جنگ ہوتی ہے اور اس سے ہر ملک کی معاشی ساکھ متاثر ہونا ایک یقینی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سامراجی طاقتیں نہیں چاہتیں کہ یہ مسئلہ حل ہو۔

سوال : پاکستان کے علماء کرام کے نام آپ کا کوئی پیغام؟

جواب : ہماری خواہش ہے کہ پاکستانی علماء کرام عصر حاضر کے ان مسائل کے حل کے لئے جو اس وقت فقہی لحاظ سے ایک چیلنج بنے ہوئے ہیں' کلیدی کردار ادا کریں۔ مثلاً جدید معیشت و تجارت اور آزادی نسواں وغیرہ کے بارے میں وہ عالم اسلام کے علماء کرام کو جمع کریں اور ان مسائل پر اس طرح سیر حاصل بحث کی جائے کہ بالآخر یہ حضرات کسی فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ جائیں۔ بجائے اس کے کہ مذاکرات ہوں' مقالے پڑھے جائیں اور اجتماعات ختم ہو جائیں۔ یوں ہمیں امید ہے کہ ان مسائل میں عالم اسلام میں اجماع کی ایک اچھی صورت پیدا ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستانی علماء کرام اس مسئلہ کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے اس پر غور کریں گے۔

خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان

ضربِ مؤمن' ۲۳ تا ۲۹ جون ۲۰۰۰ء

حضرت امیرالمومنین نے نجی اداروں کے قیام کی عام اجازت دے دی

امارت اسلامیہ نے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے نجی اداروں کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امیرالمومنین کی طرف سے حال ہی میں جاری ہونے والے ایک فرمان میں نجی شعبہ کو پرائیویٹ ہسپتال' طبی کلینک اور دوا ساز فیکٹریاں قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ الٹرا ساؤنڈ اور انڈوسکوپی کے بارے میں لیڈیز ڈاکٹروں کی خصوصی تربیت کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار نائب وزیر صحت ملا شیر محمد عباس ستانکزئی نے ایک انٹرویو میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امیرالمومنین کے فرمان کے بعد کے بعد ہر سول ماہر فرد یا افراد کو ہسپتال بنانے کی اجازت ہوگی جس کے باعث ملک میں طبی سہولیات کے حوالے سے عوام کو مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

تمام وسط ایشیائی ریاستوں سے مذاکرات کیلئے تیار ہیں ○ ملا عبدالحئی مطمئن

وسطی ایشیا کی تمام ریاستوں کے ساتھ تمام مسائل پر افہام و تفہیم اور بات چیت کیلئے امارت اسلامیہ تیار ہے اور تمام مسائل کا حل مذاکرات ہی کے ذریعے نکالا جا سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار صوبہ قندھار کے محکمہ اطلاعات و ثقافت کے سربراہ ملا عبدالحئی مطمئن نے اپنے ایک انٹرویو کے دوران کیا۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ امارت اسلامیہ نے ملک کی تعمیر نو کے سلسلے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کی ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی اسلامی امارت سے براہ راست دشمنی اور عداوت پر اتر آئے ہیں۔

عصری تعلیم کے مخالف نہیں مگر اسلامی ملک میں لوگوں کی تربیت اسلامی ہی ہو گی

اسلامی امارت کے قیام کے بعد ملک میں دینی مدارس کے قیام اور دینی علوم کی درس و تدریس کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے تاہم یہ بات درست نہیں کہ ملک میں دینی مدارس کے علاوہ اسکول' کالج اور عصری تعلیمی ادارے ناپید ہیں۔ وزیر تعلیم ملا امیر متقی نے کہا کہ مدارس اور دینی علوم کی طرف متوجہ ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ سابقہ حکومتوں کے دور میں دینی تعلیم کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی تھی۔ کمیونسٹوں کے دور میں حکومت میں تعلیمی نصاب کا حلیہ بگاڑ دیا گیا تھا۔ انہوں نے خواہش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری کوشش ہے کہ ملک گیر سطح پر یکساں تعلیمی نصاب کو رائج کیا جائے۔ نصاب کی تدوین میں علماء کی آراء فیصلہ کن ہیں۔ افغانستان ایک اسلامی ملک ہے اس لئے یہاں لوگوں کی تعلیم و تربیت بھی اسلامی ہوگی۔ یہ کام دیندار' محب وطن اور قوم کے لئے درد دل رکھنے والے اساتذہ کرام کے ذریعہ ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

افغان خواتین کو تمام جائز حقوق دیئے ہیں ○ ملا عبد المنان

امارت اسلامیہ نے افغان خواتین کو وہ تمام حقوق دیئے ہیں جو اسلامی شریعت ان کے لئے متعین کر چکی ہے۔ ان خیالات کا اظہار افغان خبر رساں ایجنسی کے ایڈیٹر ملا عبد المنان ہمت نے بی بی سی سے ایک گفتگو کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی کفریہ طاقتیں خصوصاً مغرب ہمارے خلاف حقوق نسواں کے سلسلے میں منفی پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔ ہم خواتین کے حقوق سمیت تمام انسانی حقوق کی مکمل پاسداری کرتے ہیں اور طالبان کے زیر انتظام علاقوں میں قائم مکمل امن و امان اس کی واضح مثال ہے۔

اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس اور طالبان

طالبان کو نمائندگی دیئے بغیر او آئی سی اپنے مقاصد حاصل کر سکے گی؟

تحریر : حافظ محبوب احمد خان

اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کا عمومی اجلاس سال میں ایک دفعہ کسی بھی رکن ملک میں اسلامی کانفرنس کی وضع کردہ پالیسیوں' منظور کردہ قراردادوں اور فیصلوں پر غور کرنے کیلئے منعقد کیا جاتا ہے۔ اجلاس میں جنرل سیکرٹریٹ اور ان کے ملحقہ اداروں کا بجٹ بھی منظور ہوتا ہے۔

ملائشیا کے شہر کوالپور میں ہونے والی ستائیسویں اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس ۲۷/جون سے شروع ہو رہی ہے۔ اس تنظیم کے منشور کے اہم نکات درج ذیل ہیں :

① دین کا مشترک رشتہ مسلم عوام کے درمیان مفاہمت اور استحکام کے وجود کا سب سے بڑا باعث ہے۔

② اسلام کی روحانی' اخلاقی' سماجی اور اقتصادی قدروں کی حفاظت کی جائے گی۔

③ اقوام متحدہ کے چارٹر اور بنیادی اسلامی حقوق کی پابندی کی جائے گی۔

④ اپنے عوام کے مابین بھائی چارے اور روحانی دوستی کے رشتوں کو مستحکم کیا جائے گا اور ان کی آزادی' انصاف' رواداری' اور عدم تفریق پر مبنی ان کی تہذیب کی حفاظت کی جائے گی۔

⑤ انسانی آزادی اور فلاح و بہبود میں اضافے کے لئے اپنی اقوام اور دنیا کی ساری اقوام کو انصاف' آزادی اور سلامتی کی ضمانت دینے کے لئے اپنی کوششوں کو یکجا کیا جائے گا۔

منشور کے آرٹیکل ۲ میں جو "مقاصد اور اصول" پیش کئے گئے ہیں ان کا تذکرہ درج ذیل ہے :

① رکن ممالک کے مابین اسلامی مقاصد و عمل کی یکجہتی کو ترقی دی جائے گی۔

② رکن ممالک کے مابین سائنسی' ثقافتی' سماجی' اقتصادی اور زندگی کے دیگر شعبوں میں تعاون بڑھایا جائے گا۔ رکن ممالک بین الاقوامی تنظیموں میں ایک دوسرے سے مشورہ کریں گے۔

③ نسلی فرق و امتیاز اور نو آبادی نظام کی تمام صورتوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

④ قومی حقوق آزادی اور وقار کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کی جدوجہد کو مضبوط بنایا جائے گا۔

اگرچہ اب تک اسلامی دنیا کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں ان کے اجلاس گفتند' نشستند' برخاستند کے آئینہ دار رہے ہیں۔ ان کا کام محض قراردادیں منظور کرنا رہا ہے اور ان سے اب تک کسی عملی اقدام کا ظہور نہیں ہوا۔ تاہم موجودہ اجلاس اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس وقت اسلامی دنیا ایک جانب انڈونیشیا میں عیسائی مسلم فسادات' نائجیریا میں عیسائیوں کی مسلم آبادی پر قتل و غارت' چیچنیا میں روسی جارحیت' کشمیر میں مسلم خون کی ارزانی' فلسطین میں اسرائیلی چیرہ دستیاں' فلپائن میں مسلم مورو فرنٹ کی جدوجہد' عالم عرب پر امریکی غلبہ' پاکستان اور اسلامی امارت افغانستان کے خلاف یہود و نصاریٰ کے گٹھ جوڑ جیسے خارجی مسائل سے دوچار ہے۔ وہیں عالم اسلام کے اقتصادی مسائل سے بھی صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ ان مسائل پر توقع ہے کہ حسب روایت قراردادیں تو منظور کی ہی جائیں گی مگر ان مسائل میں ایک نمایاں مسئلہ اسلامی دنیا کے پلیٹ فارم پر طالبان کو نظرانداز کرنا ہے۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اسلامی امارت افغانستان کو اسلامی دنیا میں جغرافیائی سطح پر ایک انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ افغانستان کی شرکت کے بغیر جہاں ایشیا امن و سکون سے کوسوں دور رہے گا وہیں اسلامی دنیا کے درمیان بھی اقتصادی و سماجی تعاون کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ افغانستان ایشیا کا دل ہے اس کی خرابی پورے ایشیا کی خرابی ہے اور اس کی تعمیر پورے ایشیا کی تعمیر ہے۔ علامہ اقبال جاوید نامہ میں فرماتے ہیں :

آسیا یک پیکر آب و گل است
ملت افغاں درآں پیکر دل است!
از فساد او فساد آسیا
در کشاد او کشاد آسیا
تا دل آزاد است آزاد است تن
ورنہ کاہے در رہ باد است تن!
ہمچو تن پابند آئین است دل
مردہ از کیں زندہ از دین است دل!
قوت دیں از مقام وحدت است
وحدت ار مشہود گرد و ملت است

"براعظم ایشیا پانی اور مٹی کا ایک پیکر ہے اور اس پیکر میں دل کی حیثیت ملت افغانستان کو حاصل ہے۔ اس کا بگاڑ پورے ایشیا کے بگاڑ کا باعث ہے اور اس کی خوشحالی پر پورے ایشیا کی خوشحالی ہے دل جب تک آزاد رہتا ہے جسد کو بھی آزادی حاصل میسر رہتی ہے۔ بصورت دیگر حالات کے طوفانی جھکڑ کے آگے جسد کی حیثیت ایک تنکے سے زیادہ نہیں ہوتی۔

دل بھی جسم کی طرح ایک ضابطے کا پابند ہے۔ نفرت و دشمنی کی وجہ سے دل مردہ ہو جاتا ہے جبکہ دل کی حیات دین کے ساتھ وابستگی اور قوت ہے۔ دین کی وحدت اور شان و شوکت کا دار و مدار ایک وحدت و یکجہتی پر ہے۔ وحدت اگر پیدا ہو جائے تو یہی اصل ملت ہے"۔

یہ بات عجیب ہے کہ اقوام متحدہ' امریکہ اور روس کی مخالفت کی وجہ سے طالبان جنہوں نے اپنے ہزاروں ساتھیوں کی قربانی دے کر اسلامی حکومت قائم کی ہے' کو جہاں عالمی پلیٹ فارموں پر اپنے موقف پیش کرنے کی اجازت نہیں وہیں اسلامی دنیا کے پلیٹ فارم مثلاً اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی' اقتصادی تعاون کی تنظیم ایکو' رابطہ عالم اسلامی اور مؤتمر عالم اسلامی میں بھی طالبان مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ طالبان عالم اسلام کا مستقبل ہیں' ان کو نظرانداز کرنا اپنے مستقبل سے کھیلنے کے مترادف ہے' طالبان کی بے مثل جرأت و ہمت نے اسلام کو ایشیا میں نئی زندگی عطا کی ہے۔ عالم اسلام کے عظیم مؤرخ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب "دریائے یرموک سے کابل تک" میں مشہور مسلم مؤرخ امیر شکیب ارسلان سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں :

"میری جان کی قسم! اگر ساری دنیا میں اسلام کی نبض ٹوٹ جائے' کہیں بھی اس میں زندگی کی رمق باقی نہ رہے' پھر بھی کوہ ہمالیہ اور ہندوکش کے درمیان بسنے والوں میں اسلام زندہ رہے گا' اور اس کا عزم جواں رہے گا"۔

طالبان نے اب تک جس طرز عمل کا اظہار کیا ہے

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ امیر شکیب ارسلان کی اس پیشین گوئی کو انہوں نے پورا کیا ہے۔ یہاں یہ پہلو بھی قابل ذکر ہے کہ افغان صدیوں جنوبی ایشیا کی قیادت کرچکے ہیں' بے شمار فاتحین' علماء نے اس قوم میں جنم لیا ہے۔ علامہ اقبال افغان قوم اس قوم کی صلاحیتوں کی بے حد تعریف کی ہے۔ جلال الدین احمد نے اپنی کتاب "افغانستان' اے بریف سروے" میں ان سے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں :

"میں ہمیشہ سے افغان قوم کو لامتناہی قوتوں کا حامل سمجھتا ہوں۔ اس قوم نے محمد غوری' علاؤ الدین خلجی' شیر شاہ سوری' احمد شاہ ابدالی' اور سب سے بڑھ کر جمال الدین افغانی کو پیدا کیا۔ ان افغانیوں کی ایک خصوصیت قدامت پسندی کا جوش ہے جو ان کے لئے ہمیشہ قوت کا سرچشمہ رہا اور رہے گا۔ اس کے ذریعے ماضی سے ان کا رشتہ زندہ و سلامت رہتا ہے مگر وہ نئے زمانے کے مطالبات سے بھی بے بہرہ نہیں ہو پاتے۔ ان کی قدامت پسندی نے انہیں اپنی روایات پر فخر کرنا سکھایا ہے لیکن روایات کے بوجھ سے ان کے اندر کی روح کے ارتقاء میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ افغانوں کی قدامت پسندی تو ایک اعجاز ہے۔ یہ اپنی [illegible] ثقافتی قوتوں کا نہ [illegible] ہے اور یہی افغان قوم کی صحت مندی کا راز ہے"۔

یہ حقیقت عالمی سطح پر بالعموم اور اسلامی ملکوں میں بالخصوص توجہ طلب ہے کہ تہران میں ہونے والے ایکو کے حالیہ اجلاس کے بعد اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس میں بھی افغانستان کی نمائندگی طالبان کی بجائے پروفیسر برہان الدین ربانی کر رہے ہیں جس پر طالبان حکومت سراپا احتجاج ہے۔ بر سر زمین حقائق کی بنیاد پر دیکھا جائے تو یہ بات واقعی بڑی عجیب دکھائی دیتی ہے کہ ربانی جس کی مدت صدارت کو ختم ہوئے کئی سال ہو چکے ہیں اور اسے خود اپنے ملک میں کوئی اپنا نمائندہ بنانے کے لئے تیار نہیں' ایکو کے اجلاس میں افغانستان کی نمائندگی کا حقدار کیسے سمجھا گیا؟ کسی بھی اصول اور معیار کی بنا پر دیکھا جائے تو ایکو کے اجلاس میں ربانی کو افغانستان کے نمائندے کے طور پر مدعو کرنا درست قرار نہیں دیا جاسکتا۔ سیدھی سی بات ہے کہ اگر آپ کسی ملک کی ایسی طاقت کو نمائندگی نہیں دیتے جس کا اس ملک کے ۹۵ فیصد علاقے پر کئی برسوں سے کنٹرول قائم ہے اور اس کے بجائے اس کے کسی ایسے مخالف دھڑے کے رہنما کو نمائندگی کا مستحق قرار دیتے ہیں جن کے پاس ملک کے چند دیہات کا انتظام بھی نہیں ہے' تو پھر رکن ملکوں کے درمیان اتحاد و اتفاق اور ہم آہنگی و ہم بستگی کے حصول کا مقصد کس طرح پورا ہو سکے گا۔ یہ اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس کے مندوبین اور اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس جیسے پلیٹ فارم پر اسلامی ممالک کے مابین ترقی کے لئے اشتراک و تعاون کا مقصد شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

رکن ممالک کے لئے بحیثیت مجموعی کوئی اچھا شگون نہیں ہے اور اندیشہ ہے کہ طالبان جو افغانستان کی حقیقی نمائندہ قیادت ہے' کی جگہ ربانی جیسے غیر نمائندہ اور مسترد شدہ شخص کو افغانستان کی نمائندگی کا حق دیئے جانے سے

ابلاغیات

پی ٹی وی پر ہر ہفتہ نشر ہونے والا پروگرام

"حقیقتِ دین"

ہماری خصوصی توجہ چاہتا ہے

تحریر : نعیم اختر عدنان

دور حاضر کو بلاشبہ ابلاغیات کے عہد کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ ذرائع ابلاغ میں بے پناہ سائنسی ترقی کی وجہ سے وسیع و عریض کرۂ ارض پر بسنے والی انسانیت ایک "گلوبل ویلج" کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اخبارات و جرائد کے کارکن پوری دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کی خبریں اپنے کروڑوں قارئین تک پہنچانے میں دن رات مصروف کار رہتے ہیں۔ کھیلوں کی دنیا ہو یا جنگ کا میدان' سائنسی لیبارٹریاں ہوں یا سر سبز و شاداب کھیت' تعلیمی ادارے ہوں کہ شفاخانے' غرض ہر شعبہ حیات کی اہم اور ضروری اطلاعات دوسرے انسانوں تک اس سرعت اور تسلسل کے ساتھ پہنچ رہی ہیں کہ عام آدمی کے پاس معلومات کا نہ ختم ہونے والا خزانہ آگیا ہے۔ پرنٹ میڈیا کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے لیکن الیکٹرانک میڈیا نے تو پوری دنیا کو گھر کی چار دیواری میں بدل دیا ہے۔

عوام تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے اہل مذہب بھی اپنے اپنے عہد کے احوال و ظروف کے مطابق وسائل و ذرائع کام میں لاتے رہے ہیں۔ دنیا بھر میں کام کرنے والی سماجی تحریکوں کے ساتھ ساتھ دینی و مذہبی تحریکیں بھی تمام ممکن الحصول ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لاتی ہیں۔

تنظیم اسلامی ایک دینی و انقلابی تحریک کی حیثیت سے پاکستان اور بیرونی دنیا میں اپنی انقلابی دعوت اور طریق انقلاب کو اپنے مخاطبین تک پہنچا رہی ہے۔ تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ قرآنی دعوت کو چہار دانگ عالم میں پہنچانے کے لئے مسلسل سرگرم عمل رہتے ہیں۔ قرآن آڈیٹوریم میں اتوار کو صبح ساڑھے نو بجے ہفتہ وار درس قرآن کا روح پرور نظارہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ لاہور کے مشہور صحت افزا مقام باغ جناح کی دار السلام مسجد میں امیر تنظیم کے خطبہ جمعہ سے ہزاروں پڑھے لکھے لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ دین کی روشنی میں حالات حاضرہ سے لبریز یہ خطاب جمعہ' آڈیو کیسٹوں' قومی اخبارات اور انٹرنیٹ کے ذریعے لاکھوں لوگوں تک پہنچ رہا ہے۔ اندرون ملک اور بیرون ملک سیمینارز اور کانفرنسوں میں بھی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ اسی غرض سے شرکت فرماتے ہیں۔

کئی سال پہلے جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں پی ٹی وی پر ڈاکٹر صاحب کا "الہدیٰ" کے نام سے نشر ہونے والا مشہور و معروف پروگرام مسلمانوں اور غیر مسلموں میں یکساں مقبول تھا۔ مگر شومئی قسمت کہ دینی تعلیمات پر مشتمل یہ ہفتہ وار پروگرام بند کر دیا گیا۔ طویل وقفے کے بعد پی ٹی وی کی انتظامیہ نے "حقیقت دین" کے نام سے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کا ہفتہ وار سلسلۂ درس پی ٹی وی ورلڈ پر شروع کیا جو ہر جمعرات کو سوا چھ بجے شام ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔ یہی پروگرام بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے پی ٹی وی پر دوبارہ نشر ہوتا ہے۔ گویا امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے دین اسلام پر مبنی انقلابی تصورات بہت بڑی تعداد میں عوام و خواص تک پہنچ رہے ہیں۔ میں اپنی اس مختصر سی تحریر کے ذریعے تنظیم اسلامی کے جملہ رفقاء و رفیقات' اس کی دعوت سے متفق احباب اور اسلام کے غلبہ اور مسلمانوں کے عروج کے خواہاں مسلمانوں کی توجہ اس امر کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ پی ٹی وی ورلڈ اور پی ٹی وی پر نشر ہونے والے "حقیقت دین" پروگرام کو خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے متعلقین اور احباب کو بھی اسے دیکھنے کی ترغیب دلائیں تاکہ دین اسلام کا انقلابی پیغام دین کی پیاسی روحوں تک پہنچ سکے۔

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کا دورۂ کراچی

امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ اپنے ماہانہ دورۂ کراچی پر 11 جون کی صبح کراچی تشریف لائے۔ دن کے گیارہ بجے قرآن اکیڈمی میں سورۃ الصف پر درس دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ اس سورۃ کا مرکزی مضمون نبی اکرمؐ کا مقصد بعثت ہے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے الہدیٰ (قرآن) اور دین حق (اسلام) دے کر بھیجا تاکہ آپؐ اسے تمام ادیان پر غالب کردیں۔ اقامت دین کی جدوجہد وہ تجارت ہے جو انسان کو جہنم کی آگ سے نجات دلاتی ہے۔ عشق رسولؐ کا تقاضا ہے کہ جس دین کو آپؐ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں جزیرہ نما عرب تک غالب فرمادیا تھا اسے عالمی سطح پر غلبہ حاصل ہو۔ اس کے لئے ایک ایسی جمعیت درکار ہے جو اللہ کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر جنگ کرے۔

اگلے روز امیر محترم پہلے مسجد الفلاح پہنچے جہاں انہوں نے حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید کی تعزیت فرمائی۔ بعدازاں آپ حیات آباد کے علاقے میں تشریف لے گئے جہاں پیر تصوف حضرت آغاجی نے ان کا استقبال فرمایا۔ بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی میں کراچی کے رفقاء سے خطاب کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا کہ ان کی ترجیحات کے تعین سے ان کی وابستگی (commitment) کا پتہ چلتا ہے۔ نصب العین کو نظرانداز کرکے محض دعوت رجوع الی القرآن پر ڈیرہ ڈال دینا درست نہیں' کیونکہ یہ نصب العین کے حصول کا ذریعہ ہے' خود نصب العین نہیں۔ اس گفتگو کی ضرورت امیر محترم نے اس لئے محسوس کی کہ سابقہ مرکزی مجلس مشاورت کے اجلاس میں حلقہ کے تینوں منتخب ارکان بوجوہ شریک نہ ہو پائے تھے۔ امیر محترم نے ہدایت فرمائی کہ ان کی اس تقریر کے کیسٹ کو مقامی تنظیموں کو فراہم کیا جائے تاکہ جو رفقاء اس پروگرام میں شریک نہیں ہو پائے وہ بھی اس سے استفادہ کرلیں۔ اگلے روز تنظیم اسلامی کراچی ضلع شرقی نمبر2 کے زیراہتمام شمسی لان شاہراہ فیصل میں احباب کے ساتھ مخصوص نشست میں امیر محترم نے سیرت النبیؐ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمدنی ارتقاء کے ساتھ ساتھ انسان کی آزادی چھنتی گئی۔ پہلے وہ قبائلی نظام کی جکڑبندیوں میں کسا گیا' پھر شہری قوانین اس پر لاگو ہوئے اور بالآخر وہ ملکی نظام کا پابند کردیا گیا۔ اس نے ملوکیت سے سرمایہ دارانہ جمہوریت اور پھر کمیونزم کی طرف مراجعت کی' لیکن تاحال اسے کہیں عدل میسر نہ ہوا۔ آج عالم انسانیت کو ایک ایسے نظام کی ضرورت ہے جو اس کے لئے عدل کا ضامن بن سکے۔ نبی رحمتؐ کا نظام عدلِ اجتماعی ہی انسانیت کی اس ضرورت کو پورا کرسکتا ہے۔ اسلام کے نظام عدلِ اجتماعی کا نفاذ حضورؐ کے انقلابی اسوہ کی رہنمائی ہی میں ممکن ہے۔ اسی شب امیر محترم امریکہ روانہ ہوگئے جہاں وہ تنظیمی امور نمٹائیں گے اور دعوتی اجتماعات سے بھی خطاب فرمائیں گے۔ (رپورٹ : محمد سمیع کراچی)

اُسرہ تیمرگرہ کا ماہانہ پروگرام

اُسرہ تیمرگرہ کا ماہانہ ایک روزہ پروگرام ۱۷/جون کو بمقام خزانہ (Khazana) ہوا۔ جس میں چھ رفقاء کے علاوہ نقیب اُسرہ محمد فہیم صاحب' ذیلی حلقہ سرحد مالاکنڈ ڈویژن کے ناظم مولانا غلام اللہ خان حقانی صاحب' باجوڑ سے رفیق ظہیرالدین صاحب اور دو احباب نے شرکت کی۔ ۱۷/جون کو نماز عصر سے پہلے طے شدہ مسجد پہنچ کر تحیۃ الوضو کے بعد مشاورت سے تقسیم کار ہوا۔ جس کے مطابق نماز عصر کے فوراً بعد محمد فہیم صاحب نے عبادت رب کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا اور فرائض دینی کا جامع تصور پیش کیا اور ساتھ ہی تنظیم اسلامی کے ہر پہلو کا تعارف کرایا۔ اس نشست میں تقریباً ساٹھ احباب نے شرکت کی نماز مغرب کے بعد مولانا غلام اللہ حقانی صاحب نے "انسان کی خلافت فی الارض" کے موضوع پر خطاب کیا۔ ۵۰ احباب نے شرکت کی۔ نماز عشاء کے بعد شاہ وارث نے نوید خلافت کے بارے میں آنحضورؐ کی پیشین گوئیوں والی احادیث بیان کیں اور کہا کہ ایک دفعہ پھر زمین پر اللہ کا دیا ہوا نظام بالضرور قائم ہوگا۔ اس سلسلے میں ہماری جو ذمہ داریاں ہیں ان کو پورا کرتے ہوئے اللہ کی رضا حاصل کرنی چاہئے۔ تقریباً چالیس احباب نے شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد اگلے دن غلام اللہ حقانی صاحب نے سورۃ الرحمان کی پہلی چار آیات کا جامع درس دیا اور سامعین کو متاثر کیا۔ بیس احباب نے شرکت فرمائی۔

ناشتہ اور حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد دوسری نشست آٹھ بجے شروع ہوئی۔ پہلے نظام العمل' نبی اکرمؐ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں' مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا اور پھر دو موضوعات یعنی دین و مذہب اور جہاد و قتال میں فرق پر مذاکرہ ہوا۔

اس نشست میں ہمارے ساتھ کل وقتی طور پر جناب فرخندہ جان وکیل نے جو علاقہ کی معزز شخصیت ہیں' شرکت کی اور سوال و جواب بھی ہوتے رہے۔ جس میں اقامت دین کی فرضیت' مختلف جماعتوں کا طریقہ کار وغیرہ پر مفصل بات ہوئی۔ یہ نشست دن بارہ بجے تک رہی۔ ڈیڑھ بجے نماز ظہر کے بعد غلام اللہ خان حقانی صاحب نے اختتامی کلمات کے بعد لوگوں کو سوال و جواب کی دعوت دی۔ کوئی سوال نہ آنے پر ایک روزہ کا اختتام ہوا۔ مکتبہ سے چند کتابیں فروخت ہوئیں اور اس طرح ۱۸/جون کو بعد از نماز ظہر واپسی ہوئی۔ اس دوران محمد اکرم خان نے جو ہمارے احباب میں سے ہیں' بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ (رپورٹ : احسان الودود)

ناظم اعلیٰ کا دورۂ تنظیم کراچی

ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب حسب معمول اس ماہ امیر محترم کے ہمراہ ۱۱ جون کو کراچی تشریف لائے۔

اس مرتبہ امیر محترم کے پروگراموں میں شرکت کے علاوہ انہوں نے کراچی کی تنظیموں کا دورہ فرمایا اور ذمہ داران سے ملاقاتیں کیں۔ ایجنڈے میں نظام العمل اور رپورٹنگ سسٹم شامل تھا۔ ان ملاقاتوں کے دوران انہوں نے فرمایا کہ اب تک تنظیم کے نظام العمل پر عمل درآمد کے لئے ترغیب و تشویق کم اور نظم کی پابندی پر زور زیادہ تھا۔ لیکن ایک طویل سلسلۂ مشاورت کے بعد نظام العمل میں تبدیلیوں کا مقصد نظم کی پابندی کے ڈنڈے کو ہٹا کر ترغیب و تشویق سے کام لینے پر زور دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لزوم کو ناگزیر حد تک برقرار رکھا گیا ہے۔ فوری طور پر شاید ہمیں متوقع نتائج حاصل نہ ہو سکیں' کیونکہ مزاج کی تبدیلی کوئی آسان کام نہیں' تاہم ہمیں مستقل مزاجی کے ساتھ نئے نظام العمل پر عملدرآمد جاری رکھنا چاہئے۔ رپورٹنگ سسٹم کے حوالے سے انہوں نے فرمایا کہ پہلے یہ نظام نیچے سے اوپر کی طرف چلتا تھا۔ نقباء کو رفقاء رپورٹیں دیا کرتے تھے جو مقامی امیر کے توسط سے حلقہ تک پہنچا کرتی تھیں۔ لیکن اب ذمہ داران خود زیریں نظم سے رپورٹیں حاصل کرکے نظم بالا تک پہنچایا کریں گے۔ گویا کہ امیر حلقہ' مقامی امراء اُسرہ جات کے نقباء سے رپورٹ حاصل کیا کریں گے' مقامی امراء نقباء سے رپورٹیں حاصل کریں گے اور اسی طرح نقباء اُسرہ جات اپنے رفقاء سے رپورٹیں حاصل کیا کریں گے۔ رفقاء کی سہولت کے لئے جائزہ رپورٹ فارم تیار کیا گیا ہے جس کی خانہ پری سے انہیں خود احتسابی کی عادت پڑے گی۔ ذمہ داران یہ جائزہ رپورٹ طلب نہیں کریں گے بلکہ رفقاء سے انفرادی ملاقاتوں میں ان کی جانب سے مہیا کردہ معلومات کی بنیاد پر اپنی رپورٹیں مرتب کیا کریں گے۔ ملاقاتوں کا شیڈول کچھ یوں تھا :

☆ کراچی ضلع غربی : ۱۲ جون' بعد نماز عصر' قرآن اکیڈمی

☆ کراچی ضلع شرقی نمبر ۳ : ۱۴ جون' بعد نماز عصر' قرآن اکیڈمی

☆ کراچی ضلع وسطی نمبر ۲ : ۱۵ جون' بعد نماز مغرب' دفتر تنظیم

☆ کراچی ضلع شرقی نمبر۱ : ۱۵ جون' بعد نماز عشاء' دفتر تنظیم

☆ کراچی ضلع جنوبی : ۱۶ جون' صبح ساڑھے دس بجے' دفتر تنظیم

☆ کراچی ضلع شرقی نمبر۱ : ۱۶ جون' شام ۵ بجے' رہائش گاہ نوید عمر صاحب

☆ کراچی ضلع شرقی نمبر۲ : ۱۶ جون' بعد نماز عشاء' دفتر تنظیم

ان ملاقاتوں کے دوران کچھ تجاویز بھی رفقاء کی جانب سے آئیں جن میں انگریزی دان حضرات کے لئے ویب سائٹ کے ذریعہ تنظیم کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کرنا اور انقلابی جدوجہد کے ساتھ کچھ فلاحی سرگرمیاں بھی ہونی چاہئیں۔ ناظم اعلیٰ نے اس تجویز سے اتفاق کیا لیکن کہا کہ یہ سرگرمیاں انفرادی طور پر ہونی چاہئیں۔

۱۶/۰ جون کی شب ناظم اعلیٰ نے لاہور مراجعت فرمائی۔ (رپورٹ : محمد سمیع)

تنظیمی اعلانات

جناب نوید عمر صاحب امیر تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر ۱ نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مقامی امارت کی ذمہ داری سے معذرت کی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ان کی معذرت قبول کرلی ہے اور مقامی رفقاء کی آراء اور امیر حلقہ سندھ زیریں کی سفارش کو پیش نظر رکھتے ہوئے جناب وسیم احمد صاحب کو امیر تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر ۱ کی ذمہ داری تفویض کردی ہے۔

بقیہ : رپورتاژ

پشاور کے لئے ابھی معاملہ کنفرم نہیں تھا۔ لہٰذا اس پروگرام کے پیش نظر ہم کو افغانستان سے تقریباً ۱۲ بجے دن تک کوئٹہ کے لئے سفر اختیار کرنا تھا۔ لہٰذا اس پروگرام سے افغانی رابطہ کاروں کو مطلع کیا گیا کہ ہم جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ملاقات ایک بجے سے پہلے پہلے کرائی جائے۔ مگر معلوم ہوا کہ یہ ممکن نہیں۔ لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا کہ والی قندھار کو چیچنیا کی امانت پہنچائی جائے اور اس کے بعد کوئٹہ کا سفر اختیار کیا جائے۔ پروگرام کے مطابق ہم قندھار سے روانہ ہوئے اور تقریباً ۷ گھنٹے کے سفر کے بعد سات بجے شام کوئٹہ پہنچے۔ جہاں پر رفقاء ہمارا انتظار کر رہے تھے۔

مغرب کے بعد کوئٹہ کی تنظیم کے رفقاء سے ملاقات طے تھی جو کہ تعارف اور افغانستان کے حالات کے بارے میں تھی۔ اس طرح یہ سفر اختتام پذیر ہوا۔

12/ ربیع الاول : ڈاکٹر عارف رشید' امیر تنظیم اسلامی لاہور شرقی کے خطابات

پاکستان ریلوے کے زیر اہتمام ہر سال 12/ ربیع الاول کو سیرتِ مطہرہ کے حوالے سے ریلوے آڈیٹوریم ہیڈ کوارٹر لاہور میں ایک پروگرام ہوتا ہے جس میں گزشتہ برس بھی ڈاکٹر عارف رشید صاحب کو خطاب کی خصوصی دعوت دی گئی تھی —— اس بار بھی بے "لاگ احتساب۔ سیرت النبی کی روشنی میں" کے موضوع پر خطاب کی دعوت دی گئی —— اس تقریب کا آغاز صبح 9 بجے تلاوت قرآن حکیم سے ہوا' نذرانہ عقیدت نعت کی شکل میں پیش کیا گیا —— اس تقریب کے واحد مقرر ڈاکٹر عارف رشید امیر تنظیم اسلامی لاہور شرقی تھے۔ موصوف نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ نبی اکرمؐ نے اپنے ساتھیوں میں ایمان باللہ اور محاسبہ اخروی کا احساس اس درجہ پیدا فرما دیا تھا کہ دنیا کی جواب دہی سے زیادہ انہیں آخرت کی جواب دہی کا احساس دامن گیر رہتا تھا —— دور خلافت راشدہ میں حضرت عمرؓ کا دور سامنے رکھیں تو معلوم ہو گا کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے عین خطاب جمعہ کے دوران حضرت عمر کا احتساب کر لیا کہ مال غنیمت میں جو چادریں اہل مدینہ میں تقسیم ہوئی تھیں وہ اتنی کافی نہیں تھیں کہ ایک مسلمان کا کرتہ بن سکتا۔ آپ نے اسی چادر کا کرتہ بنا پہنا ہوا ہے۔ حساب دیجئے کہ یہ زائد کپڑا آپ کے پاس کہاں سے آیا؟ اس پر حضرت عمرؓ کے صاحب زادے نے وضاحت کی کہ میں نے اپنے حصے کا کپڑا بھی اباجان کو دے دیا تھا' اس سے ان کا کرتا بن گیا —— تقریباً ایک گھنٹے کے خطاب کے بعد دعا اور پر تکلف چائے پر اس تقریب کا اختتام ہوا —— شرکاء کی تعداد دو ڈھائی صد کے قریب تھی۔

○ 12 ربیع الاول ہی کو تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے زیر اہتمام سمن آباد میں ایک جلسہ عام سے امیر تنظیم لاہور شرقی نے "انقلاب محمدیؐ اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب ریٹائرڈ جنرل ایم۔ ایچ انصاری تھے۔ تقریباً 75 رفقاء واحباب نے اس تقریب میں شرکت کی۔

○ جامع مسجد ٹیک (Tech) سوسائٹی میں گیارہ ربیع الاول کو "سیرت النبیؐ کا عملی پہلو" کے موضوع پر خطاب کیا۔ سوسائٹی کے تقریباً چالیس احباب نے شرکت کی۔

○ اسی طرح ایک تقریر والٹن میں رفیق تنظیم جناب حبیب الرحمٰن صاحب کی رہائش گاہ پر "سیرت النبی اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر کی' جس میں شرکاء کی تعداد لگ بھگ ساٹھ تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تقاریب میں بیان کی گئی ذمہ داریوں پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(رپورٹ : فرقان دانش خان)

اپیل برائے متاثرین خشک سالی و قحط

جنوبی سندھ' بلوچستان اور پنجاب میں چولستان کے علاقہ جات خشک سالی اور قحط کی گرفت میں ہیں۔ قحط اور فاقہ کشی کے نتیجہ میں بیماریوں کے طوفان اور مویشیوں اور انسانوں کی ہلاکت سے عظیم تباہی و بربادی کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ وسیع پیمانہ پر یہ تباہی عذاب الٰہی کی ایک صورت ہے اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور دین و شریعت کے تقاضوں سے مسلسل اعراض پر یہ ایک غیبی انتباہ ہے۔ مصیبت کی اس گھڑی اور ہلاکت و تباہی کی اس ساعت میں ہمیں توبہ و استغفار اور دین و شریعت سے اطاعت و پاسداری کا رشتہ جوڑنے کے علاوہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی ہر ممکن امداد میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔ اہل ثروت احباب بالخصوص رفقائے تنظیم سے یہ اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ان قحط زدہ علاقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑیں اور اس سلسلہ میں سرگرم محب وطن اور درد مند لوگوں یا اداروں سے تعاون کریں۔

ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان

امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا خطابِ جمعہ اسی روز نماز جمعہ کے صرف تین گھنٹے بعد تنظیم اسلامی کے اس ویب سائٹ پر بھی سنا جا سکتا ہے :

www.tanzeem.org

نیز ہمارا ای میل ایڈریس یہ ہے : **anjuman@brain.net.pk**

Vol : 9 Regd. CPL No.127 No.25

من الظلمت الی النور

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

ماضی میں بابری مسجد کو گرانے والا "آج" معافی کا طلبگار ہے

شیو پرشاد کے قبول اسلام کی ایمان افروز داستان

بابری مسجد کو گرانے والے شیو پرشاد کے قبول اسلام کی ایمان افروز داستان کیلیفورنیا سے ہمارے ایک کرم فرما محترم صغیر احمد صاحب نے بذریعہ ای میل ارسال کی ہے۔ اور درخواست کی ہے کہ یہ پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ اسلام کی حقانیت لوگوں پر واضح ہو اور وہ جان سکیں کہ اسلام وہ قوت ہے جو برائی کو اچھائی سے تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ انہیں یہ پیغام ابوظہبی سے شیخ محمد فہیم صاحب نے ارسال کیا تھا۔ ان دونوں حضرات کی تصدیق کے ساتھ اس روح پرور واقعے کی تفصیلات ہدیہ قارئین کی جا رہی ہیں۔ (ادارہ)

(ترجمہ : حافظ محمد ندیم الحسن)

لاکھوں "کارسیوک" افراد جو بابری مسجد کو گرانے کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ طیش میں آکر مسجد کے شاندار میناروں پر چڑھ گئے تھے۔ ان افراد میں اہم ترین لوگ "شیوسینک" سے تعلق رکھتے تھے۔

ایودھیا کے قریب فیض آباد کا ایک رہائشی "شیو پرشاد" بجرنگ دل کا کمانڈر تھا۔ اسے یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ وہ چار ہزار افراد "کارسیوک" افراد کو تربیت دے اور ان کی رہنمائی کرے تاکہ وہ بابری مسجد کو شہید کر سکیں۔ یہی وہ شخص تھا جس کی زیر نگرانی ان چار ہزار افراد نے مسجد کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ مکمل کیا۔ جس وقت مسجد کے شاندار مینار شہید کئے گئے۔ اس وقت یہی "شیو پرشاد" تھا جو خوشی سے دیوانہ ہو گیا اور "رام رام" کی صدائیں بلند کرنے لگا۔ (یہ واقعہ تقریباً سات سال پہلے پیش آیا)

"اللہ تعالیٰ کا ابدی رحم و کرم اور عنایت"

٦ دسمبر ١٩٩٩ء کو یہی شیو پرشاد اللہ تعالیٰ سے اپنے اس ظلم سے معافی کا طلبگار ہو گیا جو اس نے سات سال پہلے کیا تھا۔ آج (٦ دسمبر ١٩٩٩ء) اس نے نفلی روزہ رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر معافی اور رحم و کرم کا متلاشی ہے۔

شیو پرشاد اسلام پر ایمان لے آیا ہے

اس نے اپنا نام تبدیل کر لیا ہے اور اب اس کا اسلامی نام محمد مصطفیٰ ہے۔ آیئے دیکھیں اس نے کیسے اسلام قبول کیا۔

شیو پرشاد کے دل میں اس تبدیلی کو مالایعلم نیوز (Malayalam News) میں ٩٩-١٢-٧ کو شائع کیا گیا ہے جسے "عرب نیوز پبلی کیشنز" نے سعودی عرب سے جاری کیا ہے۔

شیو پرشاد کا والد تریگال رام ناتھن "سنگھ پریوار" کے سربراہوں میں سے ایک سربراہ تھا۔ اور اس کا تمام خاندان بابری مسجد کو گرانے کے عمل میں شریک تھا۔

مسجد کو شہید کرنے کے بعد سے ہی شیو پرشاد اپنے دل پر ایک بوجھ سا محسوس کرتا تھا۔ اور اپنے آپ کو بے سکون پاتا تھا۔ وہ محسوس کرتا تھا کہ اس نے ایک بہت بڑا گناہ سرانجام دیا ہے۔ ١٩٩٧ء میں وہ ملازمت کی تلاش میں شارجہ گیا لیکن کام کی مصروفیت بھی اس کی بے سکونی کو ختم نہ کر سکی۔

٤ دسمبر ١٩٩٨ء کو جب وہ شارجہ کی گلیوں میں گھوم رہا تھا اس نے ایک مسجد سے خطاب جمعہ کی آواز سنی جو کہ ہندی زبان میں دیا جا رہا تھا۔ جب اس نے یہ خطبہ سنا تو اس محسوس ہوا کہ یہ کوئی مختلف بات ہے۔ چنانچہ اس نے پوری تقریر سنی۔ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام نے اس کے بے سکون ذہن میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اور اس کے بعد بھی وہ ان تقاریر کو سنتا رہا۔ اب اس کے دل میں انقلاب مکمل ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سیدھا راستہ دکھا دیا۔

اب اس نے جہالت اور اندھیرے سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے۔ اور سیدھے راستے یعنی اسلام کو اپنے لئے چن لیا ہے۔ جب شیو پرشاد نے اسلام قبول کیا تو اس کے گھر والوں نے اسے گھر سے نکال دیا کیونکہ وہ تمام آر ایس ایس کے سرگرم رکن ہیں۔ اب محمد مصطفیٰ (ماضی کا شیو پرشاد) دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر والوں کو بھی اس کی طرح سیدھی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔

شیو پرشاد بتاتا ہے کہ بابری مسجد کو شہید کرنے والوں کی رہنمائی میں اشوک سنگھال اور ایڈوانی بھی شامل تھے۔ اس دن پولیس اور "CRPF" نے نہ صرف بی جے پی' بجرنگ دل اور آر ایس ایس کے لیڈروں کی ہر قسم کی کارروائی سے چشم پوشی کی راہ اختیار کی۔ بلکہ ان دونوں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے اس کام میں ان کی کھلی مدد کی۔

وہ اس دن کو یاد کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ اشوک سنگھال فوجی وردی میں ملبوس وہاں آیا اور اس نے مسجد کو شہید کرنے کا احکامات جاری کئے۔ وہ یہ بھی یاد کرتا ہے کہ مسجد کے شہید ہونے کے بعد تمام "کارسیوک" فیض آباد کے مسلم علاقے میں گھس گئے اور "جے شری رام"۔ "جے شری رام" کا نعرہ لگاتے رہے۔

اب شیو پرشاد کو آر ایس ایس' بی جے پی اور بجرنگ دل کی طرف سے مسلسل دھمکیاں مل رہی ہیں۔ سنگھ پریوار نے بھی اسے دھمکی دی ہے کہ انڈیا میں داخل ہوتے ہی قتل کر دیا جائے گا لیکن محمد مصطفیٰ جو ماضی میں شیو پرشاد ہوتا تھا۔ اب دلیرانہ اقرار کرتا ہے کہ وہ کبھی سیدھے راستے یعنی اسلام سے روگردانی نہیں کرے گا۔ چاہے اسے موت کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

اب تک وہ قرآن پاک کی ١٧ سورتیں یاد کر چکا ہے اور وہ قرآن پاک کو مکمل یاد کرنے کے لئے بے چین ہے۔ اس کی خواہش اور جذبات یہ ہیں کہ وہ ایک سچا مبلغ اسلام بنے اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائے۔

اس کی یہ خواہش ضرور پوری ہو گی۔ اور وہی ہاتھ جنہوں نے بابری مسجد کو گرایا تھا۔ دوبارہ اس کی تعمیر کریں گے۔ ان شاء اللہ

رفقاء و احباب نوٹ فرمالیں!

مبتدی + ملتزم تربیت گاہ

9 تا 15 جولائی 2000ء

قرآن اکیڈمی 55-DM درخشاں' خیابان راحت۔ فیز 6' ڈیفنس کراچی میں منعقد ہو گی۔ ان شاء اللہ

فون (کراچی) : 2824036-5855219